Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم
ٹیلیفون: ۴۴۹
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
روزنامہ
الفضل
ربوہ
ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی
جلد ۷۱ / ۳۶ | اتوار ۱۷ جمادی الاول ۱۴۰۲ھ ۱۴ امان ۱۳۶۱ ہش ۱۴ مارچ ۱۹۸۲ء | نمبر ۵۹

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۳ امان/مارچ۔ سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ "حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے"۔ الحمد للہ
احباب کرام التزام اور توجہ سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمارے محبوب آقا ایدہ اللہ کو ہمیشہ صحت و تندرستی سے رکھے اور روح القدس کی تائید سے نوازتا رہے۔ آمین۔

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت سرورد کی وجہ سے ناساز ہے۔
احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ کے بابرکت وجود کو صحتیابی عطا کرے اور اپنے فضلوں سے نوازتا رہے۔ آمین۔

ـــ چوہدری نصیر احمد صاحب آف الائیڈ سائنٹفک سٹور گنپت روڈ لاہور ان دنوں شدید بیمار ہیں۔ نظر کی انتہائی کمزوری اور شوگر کے علاوہ گردوں نے کام کرنا چھوڑ دیا ہے۔ میو ہسپتال کے یورولوجی وارڈ میں داخل ہیں۔ مشین کے ذریعہ خون سے یوریا خارج کیا جا رہا ہے۔ اب گردوں کو دھونے کے بعد مزید علاج تجویز ہوگا۔ حالت تشویشناک ہے۔ جماعت کے فدائی۔ احمدیت کے عاشق، انتہائی قربانی کرنے والے اور متواضع وجود کا دوستوں پر دعائے خاص کا حق ہے۔ دوست دردِ دل سے ان کی کامل صحت یابی کے لئے دعا فرمادیں۔
(بشیر احمد چوک مسجد لطیف ۱۲ دارالصدر شمالی ربوہ)

ـــ میری بچی کئی روز سے سخت بیمار ہے۔ علاج کے لئے فیصل آباد لے گئے ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ عزیزہ کی جلد تر شفایابی کیلئے دعا فرمائیں۔
(نظام الدین مہمان۔ ربوہ)

ارشاداتِ سیدنا حضرت اقدس

ہدایت اُنہی کو ملتی ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں

سچا تقویٰ ایسی چیز ہے جس سے تمام مشکلات حل ہو جاتی ہیں

"سو سمجھنا چاہیئے کہ صفائی ذہن بھی تو آخر تقویٰ سے ہی حاصل ہوتا ہے۔ اس واسطے خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ الٓمّٓ۔ ذٰلِکَ الْکِتٰبُ لَا رَیْبَ فِیْہِ ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ یعنی یہ کتاب انہی کو ہدایت نصیب کرتی ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور جن میں تقویٰ نہیں وہ تو اندھے ہیں۔
اور جیسے اندھا سورج سے کچھ فائدہ نہیں اٹھا سکتا اسی طرح جو متقی نہیں وہ قرآن کے نور سے کچھ روشنی نہ پا سکے گا۔ جو تعصب سے نظر کرتا ہے، بات بات میں بدظنی سے کام لیتا ہے وہ بشر تو کجا اگر فرشتہ بھی آئے تو کبھی ماننے کا نہیں۔"
(ملفوظات جلد دہم صفحہ ۵۹)

"یہ بات خوب یاد رکھو کہ سچا تقویٰ ایسی چیز ہے جس سے تمام مشکلات حل ہو جاتی ہیں اور کُل پراگندگیوں سے نجات ملتی ہے۔ جھوٹے ہیں وہ لوگ جو خدا تعالیٰ پر تہمتیں دیتے ہیں۔ تمام انبیاء و راستبازوں کی گواہی ہے کہ اللہ تعالیٰ سے زیادہ رحیم و کریم کوئی نہیں۔ انسان جو حد سے زیادہ تنگ ہو جاتا ہے تو اس کی اپنی ہی غلطی کا نتیجہ ہے۔ توکل میں کمی ہوتی ہے صدق قدم نہیں ہوتا صحیح طور سے مومن معلوم کرنا مشکل ہے انسان کہہ سکتا ہے میں صالح ہوں، زاہد ہوں مگر خدا کے نزدیک وہ بدکار ہوتا ہے۔ ایسے ہی بعض ایسے بندے بھی ہیں جو لوگوں میں بُرے سمجھے جاتے ہیں۔ مگر خدا تعالیٰ کے نزدیک وہی صالح ہیں۔ دیکھو ابوجہل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت بُرا سمجھا مگر اللہ کے نزدیک آپ سرور کائنات تھے۔ ابوجہل کو آپؐ کے بُرے ہونے پر یقین تھا کہ اس نے مباہلہ تک کر لیا اور کہا اللھم من کان افسد للقوم واقطع للرحم فاھلکہ الیوم۔ معلوم ہوتا ہے اسے پکا یقین تھا۔ جبھی تو یہ کلمات کہے۔ مگر اس کا نتیجہ کیا ہوا؟ کہ خدا تعالیٰ نے فعلی رنگ میں ظاہر کر دیا کہ صادق اور پاکباز کون ہے اور کاذب اور بدکار کون؟"
(ملفوظات جلد دہم صفحہ ۱۲۵)

ہمارا ہر بچہ کم از کم میٹرک پاس ضرور ہو

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔
"جماعت میں اگلے دس سال میں (اور پھر ہمیشہ کے لئے) سکول کی عمر کا کوئی ایسا بچہ نہیں ہونا چاہیئے جو میٹرک سے پہلے سکول چھوڑ دے ہر احمدی لڑکا میٹرک ضرور پاس کرے اور ہر لڑکی مڈل ضرور پاس کرے۔..... اگر آپ اگلے دس سال کے اندر اس مقصود کو حاصل کر لیں اس ٹارگٹ کو آپ حاصل کر لیں تو دنیا میں انقلاب عظیم آجائے گا۔" (الفضل ۲۴ اپریل ۱۹۸۰ء)
(ناظر تعلیم۔ ربوہ)

تحریک دعائے خاص!

محترم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب رقم طراز ہیں:۔
محترمہ صاحبزادی امۃ الشکور بیگم صاحبہ کی طبیعت قدرے بہتر ہے پیٹ درد کو آرام ہے مگر حرارت ہے احباب جماعت سے درخواست ہے کہ محترمہ صاحبزادی صاحبہ کی جلد صحتیابی اور درازی عمر کے لیے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ صاحبزادی صاحبہ کو ہر مشکل سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴ ۔ پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ ۔ قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۷ جمادی الاول ۱۴۰۲ھ

۱۴ امان ۱۳۶۱ ہش

بار بار اور مسلسل دہرائی جانے والی صورتِ حال

تمسخر و استہزاء بہت ہی ناپسندیدہ اور قبیح حرکت ہے۔ کوئی شخص بھی خواہ وہ کتنا ہی پسماندہ اور دبا ہوا کیوں نہ ہو اس امر کو پسند نہیں کرتا کہ اس کا مذاق اڑایا جائے اور اس کے ساتھ تحقیر و تذلیل کا سلوک روا رکھا جائے۔ ویسے بھی فی زمانہ ہر معاشرہ میں خواہ وہ اخلاقی لحاظ سے کتنا ہی گرا ہوا کیوں نہ ہو بالعموم اس امر کو پسند نہیں کیا جاتا کہ لوگ ایک دوسرے کو حقیر جانیں اور ایک دوسرے کے ساتھ استہزاء کا سلوک روا رکھیں۔ اور جو لوگ اس کے مرتکب ہوتے ہیں انہیں انسانیت شرافت اور تہذیب کے نام پر اس سے روکنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

لیکن یہ عجیب بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب بھی لوگوں کو ہدایت کی راہ دکھانے کی غرض سے اپنا کوئی مامور مبعوث کیا لوگوں نے انسانیت، شرافت اور تہذیب کو بالائے طاق رکھ کر اس کا تمسخر اڑایا اور استہزاء کا شرمناک مظاہرہ کیا۔ انہوں نے نہ صرف یہ کہ اس کی تکذیب کی بلکہ اس کو اور اس پر ایمان لانے والوں کو مظالم کا نشانہ بنایا اور انہیں اذیتیں پہنچانے کے ساتھ ساتھ ان کی ہنسی اڑائی اور ان کی جی بھر کر تضحیک کی۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے افسوس کے رنگ میں فرمایا:۔

يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ مَا يَأْتِيهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ (یٰسٓ آیت ۳۱)

ترجمہ:۔ ہائے افسوس (انکار کرنے والے) بندوں پر جو رسول بھی ان کے پاس آتا ہے اس کی وہ ہنسی اڑاتے ہیں

چونکہ کوئی ایک رسول بھی ایسا نہیں گزرا جس کی لوگوں نے ہنسی نہ اڑائی ہو اس لئے اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی اس افسوسناک روش کا ذکر ایک اور جگہ بھی فرمایا:۔

وَكَمْ اَرْسَلْنَا مِنْ نَّبِيٍّ فِي الْاَوَّلِيْنَ ۝ وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ (الزخرف آیات ۷، ۸)

ترجمہ:۔ اور ہم نے پہلی قوموں میں بہت سے نبی بھیجے۔ اور ان کے پاس کوئی نبی نہ آتا تھا کہ وہ اس سے ہنسی نہ کرتے ہوں (یعنی جو نبی بھی آتا وہ ضرور اس کی ہنسی اڑاتے تھے)

پہلی قوموں کے انبیاء میں سے سب سے زیادہ ہنسی حضرت نوح علیہ السلام کی اڑائی گئی۔ لوگ بڑی حقارت سے حضرت نوح علیہ السلام اور ان پر ایمان لانے والوں پر ہنسا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ اس حقارت کے نتیجہ میں بالآخر وہ وقت لایا کہ جب وہ لوگ جو ہنسی اڑایا کرتے تھے خود اس پوزیشن میں آگئے کہ وہ غریب اور بے بس لوگ ان پر ہنستے اور اگر یہ امر اخلاق کے منافی نہ ہوتا تو وہ ان کی ہنسی اڑانے میں حق بجانب ہوتے۔ چنانچہ حضرت نوح علیہ السلام کے ساتھ کئے جانے والے استہزاء کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَيَصْنَعُ الْفُلْكَ ۖ وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ مَلَاٌ مِّنْ قَوْمِهٖ سَخِرُوْا مِنْهُ ۚ قَالَ اِنْ تَسْخَرُوْا مِنَّا فَاِنَّا نَسْخَرُ مِنْكُمْ كَمَا تَسْخَرُوْنَ ۝ (ھود آیت ۳۹)

ترجمہ:۔ اور نوح نے (خدائی حکم کے مطابق) کشتی بنانا شروع کی اور جب اس کی قوم کے سردار اس کے پاس سے گزرتے تو اس کا مذاق اڑاتے۔ نوح نے ان سے کہا کہ اگر آج تم ہم پر ہنستے ہو تو کل ہم (اس قابل ہوں گے کہ) تم پر اسی طرح ہنسیں جس طرح تم ہم پر ہنستے ہو۔

جس جس قوم کی طرف بھی خدا تعالیٰ نے اپنا مامور بھیجا اس قوم کے لوگوں نے اسے ہنسی مذاق کا نشانہ بنایا۔ وہ نہ صرف پیٹھ پیچھے اس کا مذاق اڑاتے تھے بلکہ اس کے منہ پر بھی اس کا مذاق اڑانے میں انہیں کوئی باک نہ ہوتی وہ جب اس کے پاس سے گزرتے آنکھوں سے اشارے کرتے اور پھر کھل کھلا کر اس پر ہنستے تھے اور جتنی بھی وہ تضحیک کر سکتے تھے کرتے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ انسانیت سے گرے ہوئے اس سلوک اور اس کے انجام کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا كَانُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَضْحَكُوْنَ ۝ وَاِذَا مَرُّوْا بِهِمْ يَتَغَامَزُوْنَ ۝ وَاِذَا انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓى اَهْلِهِمُ انْقَلَبُوْا فَكِهِيْنَ ۝ وَاِذَا رَاَوْهُمْ قَالُوْٓا اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَضَآلُّوْنَ ۝ وَمَآ اُرْسِلُوْا عَلَيْهِمْ حٰفِظِيْنَ ۝ فَالْيَوْمَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُوْنَ ۝ (المطففین آیات ۳۰ تا ۳۵)

ترجمہ:۔ وہ لوگ جو مجرم ہوئے یقیناً مومنوں سے ہنسی (ٹھٹھا) کیا کرتے تھے اور جب ان کے پاس سے گزرتے تھے تو ایک دوسرے کو آنکھ سے اشارہ کیا کرتے تھے اور جب اپنے لوگوں کی طرف لوٹتے تھے تو خوب باتیں بناتے (اور ڈینگیں ہانکتے) ہوئے لوٹتے تھے اور جب (بھی) انہیں دیکھتے تھے تو کہتے تھے یہ لوگ بالکل گمراہ ہیں اور حق یہ ہے کہ وہ ان پر نگران بنا کر نہیں بھیجے گئے تھے۔ پس جو ایمان لائے وہ (خدائی فیصلہ کے دن) کفار پر ہنسیں گے (یعنی اس پوزیشن میں ہوں گے کہ اب وہ ان پر ہنسیں)

چونکہ پہلے بھی ہر نبی کا مذاق اڑایا گیا تھا اس لئے جب یہی توہین آمیز سلوک نبیوں کے سردار خاتم النبیین حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کفار مکہ نے کیا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ (الانعام آیت ۱۱)

ترجمہ:۔ اور (اے رسول!) بے شک تجھ سے پہلے بھی رسولوں سے ٹھٹھا کیا گیا سو ان لوگوں کو جو ان سے ٹھٹھا کیا کرتے تھے اسی عذاب نے آگھیرا جس کی وہ ہنسی اڑایا کرتے تھے۔

ان جملہ آیات سے ظاہر ہے کہ ہر مامور من اللہ کا اس کے زمانہ کے لوگوں نے مذاق اڑایا اور ان کے ساتھ ٹھٹھا کیا اور بالآخر انہیں اس تمسخر و استہزاء کا اسی دنیا میں خمیازہ بھگتنا پڑا اور خمیازہ بھی ایسا کہ وہ عذاب الٰہی کا نشانہ بنے بغیر نہ رہے۔ ابتداء ہی سے بار بار اور مسلسل دہرائی جانے والی اس افسوسناک صورت حال میں تعجب انگیز امر یہ ہے کہ مامورین الٰہی کے ساتھ تمسخر و استہزاء کا ہولناک انجام دیکھنے کے باوجود بھی بعد کے زمانہ کے لوگوں نے اس سے کوئی سبق حاصل نہ کیا اور وہ اسی ڈگر پر چلتے چلے گئے جس پر ان کے پیشرو چلے تھے۔ اس طرح تاریخ اپنے آپ کو بار بار دہراتی رہی اور آج بھی دہرا رہی ہے۔

قطعہ:۔

سدا خدا سے مانگ

مانگ لیکن سدا خدا سے مانگ
سوز اور عجز و التجا سے مانگ
خلق کے آگے ہاتھ مت پھیلا
خالقِ ارض اور سما سے مانگ

(محمد صدیق امرتسری)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہر سویز کا بین الاقوامی مفید عام منصوبہ

سویز کی اجارہ دار یورپین اقوام نے اس حقیقت کو عمداً مستور رکھا ہے

حضرت عمر فاروق کا کارنامہ ہے

مکرم مولانا محمد صدیق صاحب امرتسری سابق مبلغ مغربی افریقہ و جزائر فجی

تاریخ عالم میں عام طور پر یہی مشہور ہے۔ کہ نہر سویز یورپین اقوام خصوصاً انگریزوں اور فرانسیسیوں کا کارنامہ ہے اس نہر کے کھودے جانے اور اجرا سے پہلے پندرہویں صدی عیسوی تک یورپین اقوام عرب ممالک اور دیگر مشرقی ملکوں کے ساتھ خشکی کے راستے تجارت کیا کرتی تھیں لیکن جب ترکی نے وہ ممالک فتح کر کے اپنی مملکت میں شامل کر لئے تو یورپی اقوام کا مشرق کی طرف آنے جانے اور تجارتی مال و اسباب کی نقل و حرکت کا یہ خشکی کا راستہ بند ہو گیا جس کے بعد انہیں جنوبی افریقہ کے بحری راستے تقریباً چار ہزار میل کا راستہ طے کر کے آنا جانا پڑتا تھا کیونکہ مشرقی ممالک کے ساتھ تجارت کا کوئی اور ذریعہ نہ تھا۔ اس مشکل سے تقریباً ۱۸۵۷ء تک یورپین اقوام دوچار رہیں۔ لیکن جس وقت ۱۸۵۷ء کے بعد انگریزوں نے ہندوستان برما، لنکا اور ملایا وغیرہ پر مکمل طور پر قبضہ جما لیا تو ان کو اپنے ان مقبوضہ علاقوں کی حفاظت کی شدت سے فکر دامن گیر ہوئی کیونکہ ان دنوں روس بھی وسط ایشیا میں کافی علاقوں پر قابض ہو چکا تھا انگریزوں کو یہ فکر ہوا کہ براعظم امریکہ کی طرح انہیں مشرقی مقبوضات سے بھی ہاتھ نہ دھونے پڑیں چنانچہ اس خدشہ کے پیش نظر مذکورہ ممالک پر اپنی بالادستی اور حکومت کی مضبوطی کے لئے اور مشرق و مغرب میں تجارت کے طویل بحری راستے کو کم کرنے کیلئے یورپین اقوام نے بحر روم اور بحیرہ قلزم کو باہم ملا دینے کیلئے ایک نہر کھودنے کی تجویز پر غور کیا اور اس غرض کیلئے پیرس میں انگریزوں اور فرانسیسیوں نے ایک کانفرنس منعقد کر کے یہ فیصلہ کیا کہ مصر کی رائج الوقت حکومت سے اجازت لیکر وہ مجوزہ نہر کھودی جائے۔

نہر سویز دراصل بارہ صدیاں پرانی اسلامی نہر کی تجدید ہے

چنانچہ حکومت مصر کی منظوری کے بعد ایک فرانسیسی انجینئر فرڈی نند ڈی لیسپس نامی نے مصر پہنچ کر مجوزہ نہر کی کھدائی کا جائزہ لیا اور نہر کھودی گئی۔ یاد رہے کہ ان یورپین اقوام کے اس خیال یا تجویز کی محرک دراصل حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانے کی وہ نہر تھی جو اس زمانے میں اسی غرض کیلئے تیار کر کے استعمال میں لائی جاتی رہی تھی اور جس نہر نے ان ممالک کے درمیان تجارت اور اسلامی سلطنت کی حفاظت و مضبوطی میں ایک لمبے عرصہ تک نہایت اہم کردار ادا کیا تھا۔ پس حقیقت یہ ہے کہ اس نہر کے منصوبے اور تکمیل کا فخر مسلمانوں کو حاصل ہے اور موجودہ نہر سویز اسی پرانی تاریخی نہر کے آثار اور انہیں تجربات اور انہی لائنوں کی مرہون منت ہے۔ اگر خلافت اسلامیہ حقہ پہلی صدی ہجری کے اوائل میں اس نہر کی طرح نہ ڈالتی تو انگریزوں یا فرانسیسی لوگوں کے وہم و گمان میں بھی شاید نہ آتا کہ اس لق و دق مصری صحرا کے بیچ میں ایک ایسی نہر نکل سکتی ہے جو ہر اعتبار سے مفید ہوگی۔ پس یہ تاریخی حقیقت ان قوموں سے مخفی نہ تھی اور نہ ہی انگریز یا فرانسیسی صحرا کی تپتی ہوئی ریت، موت کا پیغام لاتے ہوئے طوفان اور گرمیوں کی شدید دھوپ میں اس جان جوکھوں کے کام کو سرانجام دینے کے قابل تھے۔ لیکن اس صدیوں پہلی نہر کے آثار موجود تھے اس لئے اس کے مطابق کسی قدر مختلف کھدائی کروا کر انگریزوں نے اس نہر کو موجودہ نہر سویز کی شکل دی۔ پھر یہ بھی قابل ذکر امر ہے کہ اس زمانہ میں بھی مسلمانوں اور عربوں ہی سے اس نہر کی کھدائی اور صفائی کرائی گئی صرف قیادت انگریز یا فرانسیسی کرتے رہے افسوس ہے کہ چنگیز خان اور ہلاکو خان کے طوفانی حملوں کے دوران مسلمانوں کی بہت سی مستند تاریخی کتابیں بھی ضائع ہو گئیں ورنہ یہ حقیقت زیادہ نکھر کر سامنے آجاتی کہ اس نہر کے بانی مبانی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تھے اس وجہ سے انگریزوں یا یورپین اقوام کو یہ موقعہ ہاتھ آگیا اور انہوں نے اپنی کتابوں اور ریکارڈ وغیرہ میں اس سابقہ نہر یا اس کے آثار کے بارے میں کوئی ذکر کرنا قرین مصلحت نہ سمجھا اور اس نہر کے کارنامے کو اپنی طرف ہی منسوب و مخصوص کر دیا جس کی وجہ سے اب بھی عام لوگوں کو یہ غلط فہمی ہے کہ گویا اس نہر کے اصل بانی انگریز اور فرانسیسی ہی ہیں مگر ایسا خیال یقیناً غلط ہے اور حقیقت یہی ہے کہ موجودہ نہر سویز کا اولین منصوبہ دور فاروقی میں ہی بنا تھا جس کے مطابق اس وقت ایک طویل نہر تیار کی گئی جو پہلی صدی ہجری میں خوب استعمال ہوئی۔

عرب میں شدید قحط کے وقت نہر کی تجویز پر عمل ہوا

حضرت عمر فاروق کے دور خلافت میں حضرت عمرو ابن العاص رضی اللہ عنہ نے مصر فتح کر لیا تھا اور یہ وہ ملک تھا جسے وقت کے لحاظ سے زرخیزی اور شادابی میں تمام سلطنت اسلامیہ میں ملک یمن کے بعد دوسرا مقام حاصل تھا حضرت عمرؓ کے دور خلافت میں جب ملک عرب میں قحط پڑا تو انہوں نے سلطنت اسلامیہ کے تمام صوبوں کے گورنروں کو لکھا کہ اس آفت ناگہانی سے نجات دلانے کیلئے جگہ جگہ سے غلہ اور اناج وغیرہ کثرت سے روانہ کیا جائے۔ اس فرمان کی بلاخیر تعمیل کی گئی اور سوائے صوبہ مصر کے تمام صوبوں نے غلہ بروقت اور جلد از جلد دربار خلافت میں بھیجنا شروع کر دیا لیکن نقل و حمل کی سب سے زیادہ مشکل صوبہ مصر کو پیش آئی کیونکہ خشکی کے ذریعہ صوبہ شام اور مصر کے درمیان راستہ کافی سے زیادہ طویل تھا اس لئے مصر سے غلہ دارالخلافہ میں پہنچنے میں سب سے زیادہ تاخیر ہوئی اور دربار خلافت میں اس تاخیر کو بہت محسوس کیا گیا اور خلافت کی مرکزی مجلس شوریٰ نے متفقہ طور پر یہ فیصلہ کیا کہ ایسی ایک نہر نکالی جائے جو مصر کے دریائے نیل کو بحیرۂ قلزم سے کم سے کم فاصلے سے ملا دے اس بارے میں علامہ شبلی نعمانی نے اپنی مشہور کتاب الفاروق میں مسلمانوں کے اس اہم کارنامے پر ان الفاظ میں روشنی ڈالی ہے۔

نہر کھودنے پر مدینہ منورہ میں مشورہ

"معاملے کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے حضرت عمر فاروقؓ نے حضرت عمرو بن العاص کو پیغام بھیجا کہ مسلمانوں کے امیروں کی ایک جماعت لیکر مدینہ منورہ میں حاضر ہوں۔ ان کی آمد پر حضرت عمرؓ نے مجلس شوریٰ کا ایک اہم اجلاس طلب کیا اور اور اس مسئلہ پر صلاح مشورہ کیا گیا آخر مجلس شوریٰ اور حضرت عمر فاروقؓ کی متفق رائے سے یہ طے پایا کہ دریائے نیل کو اگر بحیرہ قلزم سے ملا دیا جائے تو عرب میں قحط اور گرانی کا اندیشہ ہمیشہ کیلئے دور ہو جائے گا اور ساتھ ہی دوسرے رخ پر ملکی تجارت میں حد درجہ سہولت پیدا ہو جائے گی۔ حضرت عمرو بن العاص نے پروگرام کے مطابق مصر پہنچ کر نہر کا کام بڑی تیزی سے شروع کر دیا اور فسطاط سے جو قاہرہ سے بارہ میل دور تھا بحیرہ قلزم تک نہر تیار کروائی اس ذریعہ سے دریائے نیل جو دامن میں بہتا تھا بحیرہ قلزم سے مل گیا۔ جہاز دریائے نیل سے چل کر قلزم میں آتے اور یہاں سے جدہ پہنچ کر لنگر انداز ہوتے جو ساحل عرب پر نہایت اہم بندرگاہ تھی اور ہے۔ یہ نہر تقریباً ۶۹ میل لمبی تھی جو چھ ماہ کے اندر مکمل ہو گئی۔"

غلے کے بیس جہاز مصر سے مدینہ منورہ گئے

"حضرت عمرو بن العاصؓ نے اپنی قیادت کے سال اول میں تقریباً ۲۰ جہاز غلے سے لدے ہوئے دربار خلافت میں روانہ کیے۔ یہ طریقہ ترسیل تقریباً دس سال تک رہا اس نہر کا فوری اثر یہ ہوا کہ مصری تجارت نہایت سرعت سے چمکی اس کے بعد اسلامی فوج کا حالات کے مطابق ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچانا نہایت آسان ہو گیا اور فوجی اعتبار سے سلطنت اسلامیہ نے ایک مضبوط ترین فوجی طاقت حاصل کر لی۔ ان تمام مسائل کو مدنظر رکھ کر عمرو بن العاص نے خلیفۂ وقت عمر فاروق اعظمؓ سے درخواست کی کہ اگر وہ اجازت دیں تو اس نہر کو اور طول دے کر بحیرہ روم اور بحیرہ قلزم کو براہ راست ملا دیا جائے۔ موجودہ نہر کی لمبائی ۶۹ میل تھی اس نہر کو طویل کرنے کی ضرورت اس لئے پیدا ہوئی کہ دونوں حصوں کو ملانے سے ایشیا اور یورپ و افریقہ کے درمیان سمندری فاصلہ بہت ہی کم ہو جاتا تھا جس کی وجہ سے ان تینوں براعظموں کی تجارت میں بڑی آسانی پیدا ہو جاتی لیکن حضرت عمر فاروقؓ نے اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے اجازت نہ دی کہ اگر ایسا ہوا تو یونانی لٹیرے جہازوں میں آکر حاجیوں کو ناجائز طور پر تنگ کریں گے"

(الفاروق جلد ۲ صفحہ ۱۸۷ - ۱۸۸)

۱۰۵ھ میں نہر بند کر دی گئی۔

"اس زمانہ میں یہ انداز درست تھا۔ حضرت عمروؓ بن العاص کی وفات کے بعد امیہ اور عباسی خلفاء کے عمال کی لاپرواہی اور نااہلی کی بنا پر یہ نہر صحراء کے وسط میں واقع ہونیکی وجہ سے ریت سے اٹ گئی کیونکہ طوفانی ہوائیں ریگستان کی ریت لا لا کر اس میں ڈالتی گئیں۔ ۱۰۵ھ میں منصور عباسی نے اس کو مکمل طور پر بند کرا دیا۔ تاریخ بتاتی ہے کہ اس میں ان کی کوئی ذاتی مصلحت تھی"

چونکہ انیسویں صدی عیسوی میں نہر سویز کے فرانسیسی انجینئر نے سابقہ اسلامی نہر کو مکمل طور پر صدیوں سے بند پایا اور اسے صرف اسکے آثار ہی نظر آئے اس لئے اس نے سب سے پہلے سابقہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہر کے آثارِ قدیمہ کا سروے کیا اس کے بعد باقی ماندہ علاقہ کی بحر روم تک چھان بین کی اور چونکہ سابقہ نہر عرصہ سے بند ہو چکی تھی اور وہ ایسے مقام سے بنائی گئی تھی کہ کسی دوسری جگہ سے نہر نکالنے میں فاصلہ زیادہ ہونے کا خدشہ تھا اور ذرائع مواصلات میں بھی بہت دقت درپیش تھی اس لئے یہ موجودہ نہر سویز بحیرہ تلزم اور بحیرہ روم کے درمیان براہ راست کھدوائی گئی اور اس کے شمالی سرے پر بندرگاہ پورٹ سعید اور جنوبی سرے پر پورٹ سویز بنادی گئی بعد میں دونوں بندرگاہوں کو بذریعہ ریل گاڑی بھی آپس میں ملا دیا گیا

انگریز نہر سویز کے سب حصے خرید کر مالک بن گئے تھے

شروع شروع میں نہر سویز ایک پرائیویٹ کمپنی (جسے سویز کینال کمپنی کہتے تھے) کی ملکیت تھی جس میں دو حصے مصری حکومت کے تھے اور باقی انگریزوں اور فرانسیسیوں کے قبضے میں تھے جس وقت ڈیزرائیلی انگلستان کا وزیراعظم بنا تو اس نے چالیس لاکھ پونڈ کے عوض تمام حصے والئ مصر اسماعیل پاشا سے خرید لئے جس کی حکومت اس وقت تقریباً دیوالیہ ہو چکی تھی اس نہر کے مکمل طور پر انگریزوں کے ہاتھ میں چلے جانے سے مسلم ممالک کی سیاسی فوجی اور تجارتی پالیسی پر شدید ضرب لگی۔ اسوقت تک انگریزوں کو مکمل طور پر مسلم ممالک پر قدم جمانے کا موقع نہ ملا تھا مگر نہر کے فروخت ہو جانے سے انہوں نے اس سنہری موقع سے پوری طرح فائدہ اٹھایا۔ مسلمانوں کو اس وقت سے نہ صرف مذکورہ بالا نقصان اٹھانا پڑا بلکہ ان کی تہذیب و تمدن اور معاشرت پر بھی ایک کاری ضرب لگی۔

یہ سونے کی چڑیا اب مصر کی ملکیت ہے

یہ نہر تقریباً ایک صدی تک انگریزوں اور فرانسیسیوں کے براہ راست کنٹرول میں رہی اور یورپی اقوام نے تجارتی اور سیاسی لحاظ سے اس نہر سے بیشمار فائدے اٹھائے آخر شاہ فاروق مصر کی حکومت کا تختہ الٹ جانے کے بعد جس وقت حکومتِ مصر وہاں کی فوجی اور انقلابی کونسل کے سپرد ہوئی تو ۱۹۵۶ء میں کرنل جمال عبدالناصر صدرِ مصر نے سویز کینال کمپنی کو کلی طور پر اس نہر سے بے دخل کر دیا۔ انگریزوں اور فرانسیسیوں کے لئے یہ ایک کھلا چیلنج تھا۔ چنانچہ ان دونوں کی اجتماعی قوتیں مصر کے خلاف میدان جنگ میں کود پڑیں کیونکہ ان کے نزدیک نہر سویز ایک سونے کی چڑیا تھی جو ان کے ہاتھ سے اڑ چکی تھی اور وہ ہر جائز و ناجائز طریقے سے اسے دوبارہ حاصل کرنے کے لئے کوشاں تھے۔ انگریزوں، فرانسیسیوں اور اسرائیل نے متحد ہو کر مصر پر حملہ کر دیا لیکن اقوام متحدہ کی فوری مداخلت آڑے آئی اور یہ جنگ بند ہو گئی جبکہ اس وقت سے نہر سویز پر حکومتِ مصر کا جائز حق تسلیم کر لیا گیا ہے۔

چنانچہ آجکل یہ نہر مکمل طور پر مصر کے قبضہ میں ہے اور دنیا کی ہر حکومت کے لئے کھلی ہے البتہ جنگ کے زمانہ میں اس کے استعمال پر حکومت مصر کی طرف سے کچھ پابندیاں عائد کی گئی تھیں پس مندرجہ بالا تفصیل سے یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ حقیقت میں اس نہر کے منصوبے کا اوّلین فخر مسلمانوں کو حاصل ہے اور یہ دراصل اسلام کی نشأۃِ اولیٰ کے دور کا ایک عظیم کارنامہ اور سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ خلیفۂ دوم کی دور اندیشی عقلمندی اور سیاسی پالیسی کا نتیجہ تھا جس سے عرب ممالک اُس زمانہ میں تجارتی فوجی اور سیاسی اعتبار سے بالکل آزاد اور خود مختار رہے بلکہ دنیا کی کئی دوسری حکومتیں ان کی دست نگر اور زیر احسان رہیں۔ یہ نہر ۱۸ھ میں کھودی گئی اور اس کی تکمیل پر اس کا نام نہر امیر المومنین رکھا گیا۔ اس نہر کے منصوبے اور اس پر فوری عمل کا موجب وہ قحط تھا جو ملک عرب میں حضرت عمر فاروق رضؓ کے عہد میں پڑا یہ عجیب خوشکن بات ہے کہ وقت کی فوری ضرورت کے ماتحت حضرت عمرو رضؓ بن العاص نے اسے صرف چھ ماہ میں مکمل کروا کے استعمال کرنا شروع کر دیا حالانکہ یہ تقریباً ۶۹ میل لمبی تھی اور اس کے آگے دونوں سمندروں کو ملانے کیلئے صرف ۷۰ میل کا فاصلہ باقی رہ گیا تھا لیکن حضرت عمر فاروق رضؓ نے عرب حاجیوں کو یورپین لٹیرے جہاز رانوں سے محفوظ رکھنے کیلئے اس کو بحیرۂ روم سے ملانے کی اجازت نہ دی ان دونوں سمندروں کے اس وقت میں نہ ملائے جانے میں اللہ تعالیٰ کی کوئی اور حکمت بھی ہو سکتی ہے کہ آخری زمانہ کے متعلق قرآن کریم کی پیشگوئی

وَاِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ

یعنی آخری زمانہ میں بعض سمندر ایک دوسرے سے نہروں کے ذریعہ ملا دیئے جائیں گے آخری زمانہ یعنی تیرہویں صدی ہجری میں انہی سمندروں کے ذریعہ پوری ہونی تھی۔ چنانچہ اس آخری زمانہ میں نہر سویز اور نہر پانامہ کے ذریعہ یہ پیشگوئی واضح طور پر پوری ہوئی۔

خلافت راشدہ کے زمانہ کی اور نہریں

اس کے علاوہ اور بھی کئی نہریں خلافت راشدہ کے زمانہ میں رفاہِ عام کیلئے کھودی گئیں اور استعمال میں لائی جاتی رہیں۔ مثلاً بصرہ کے لئے میٹھا پانی مہیا کرنے کیلئے نہر ابی موسیٰ رضؓ کھودی گئی جو ۹ میل لمبی تھی چنانچہ دریائے دجلہ سے اس نہر کے ذریعہ بصرہ میں پانی لایا گیا اور گھر گھر میٹھے پانی کی افراط ہو گئی۔ اسی طرح ایک اور نہر بھی دجلہ سے عرب آبادیوں کی طرف کھودی گئی اور دجلہ سے اس کے ذریعہ گھریلو ضروریات کے لئے پانی لایا گیا اس کا نام نہر معقل تھا جو حضرت معقل بن یسار کی نگرانی میں تیار کی گئی حضرت معقل ایک بزرگ صحابی تھے۔

اس کے علاوہ ایک نہر کوفہ کیلئے کھودی گئی جو نہر سعد ابن عمر کے نام سے مشہور ہوئی جو اس وقت گورنر کوفہ کے مشیر تھے اور عوام کی درخواست پر

(باقی صفحہ پر)

حضرت مصلح موعود کی کتب۔ خطبات وغیرہ میں سے قیمتی، سبق آموز اور غور و فکر پیدا کرنے والے دلچسپ واقعات پیش خدمت ہیں۔ اس سلسلے میں قارئین کی شرکت کا خیر مقدم کیا جائے گا: (ادارہ)

افکارِ عالیہ

اسلام پر استقامت کا حیرت انگیز نظارہ

مَیں ایک نوجوان کا واقعہ سناتا ہوں جو اس وقت میرے مدنظر ہے ..... مدراس میں ایک نوجوان کالج کا طالب علم ہندو سے مسلمان ہوا ہے۔ اس کے ماں باپ سخت درجے کے متعصب لوگ ہیں۔ کچھ عرصہ تک وہ اپنے مذہب کو چھپائے رہا لیکن اس عرصہ میں اس کے والدین کو اس کے متعلق کچھ شکوک پیدا ہونے لگے وہ اس کے حالات کی کرید میں لگ گئے۔ روز بروز ان کا شک بڑھتا گیا اور وہ اس کو تکلیف دینے لگ گئے .....

بغیر تکلیف اور شدائد کی آگ میں پڑنے کے ایمان مکمل نہیں ہوتا ..... بعض لوگ تھوڑی سی تکلیف پر گھبرا جاتے ہیں .....

اس نے پچھلے دنوں خط لکھا کہ ..... مَیں تسلیم کرتا ہوں کہ مصائب میں سے گزرے بغیر کوئی شخص مضبوط نہیں ہوتا اور مَیں ان مصائب کے برداشت کرنے کے لئے تیار ہوں ..... مَیں نے روزہ شروع کیا تو میرے دن کے وقت کھانا نہ کھانے سے والدین کو میری نسبت اور شک بڑھ گیا اور انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ تو دن کے وقت کھانا کیوں نہیں کھاتا۔ اس طرح مسلمان دن کے وقت کھانا نہیں کھایا کرتے۔ سارے گھر کے لوگ جمع تھے کہ اس وقت مجھ سے یہ سوال ہوا اور پھر پوچھا گیا کہ کیا تو مسلمان ہے؟ وہ لکھتا ہے کہ یہ سوال تھا جس کے پوچھے جانے کا مَیں منتظر تھا۔ جس وقت انہوں نے پوچھا مَیں نے صاف کہہ دیا کہ ہاں مَیں مسلمان ہوں۔ میرا یہ کہنا تھا کہ تمام گھر کی حالت بدل گئی اور جوش و خروش شروع ہو گیا اس وقت میرا بڑا بھائی گھر میں تھا اس نے کھانا چھوڑ کر مجھے مارنا شروع کیا اور اتنا مارا۔ اتنا مارا کہ مجھے بے حال کر دیا۔ مگر نہ میں نے بھائی کے مقابلہ میں ہاتھ اٹھایا نہ زبان سے کچھ کہا۔ وہ مارتا رہا اور مَیں مار کھاتا رہا۔ آخر جب وہ خود ہی مارتے مارتے تھک گیا تو مجھ سے الگ ہوا۔ اور مَیں خاموش تھا۔ بھائی کی اس سختی اور میری اس حالت نے ایک اور حالت گھر کی بنا دی۔ وہ لوگ جو ایک دم پہلے جوش اور غصہ میں تھے سب رو پڑے۔ اور والد جس کو مَیں نے کبھی روتے نہ دیکھا تھا وہ بھی بے اختیار رو پڑا۔ اور والد والدہ اور دوسرے عزیزوں نے میرے پیر پکڑ لئے اور کہا کہ تو مسلمان رہ مگر ظاہر نہ ہو اس میں ہماری ہتک ہے۔ مار کھانا میرے لئے آسان تھا۔ مگر اس نظارے کے لئے مَیں تیار نہ تھا۔ اس لئے مَیں بھی کانپنے لگ گیا۔ لیکن میرے دل میں یہ بات پڑی کہ یہ بھی میری آزمائش ہے اور مَیں نے اس حال میں خدا سے دعا کی کہ خدایا مجھے اس امتحان میں ثابت قدم رکھ۔ اس نازک وقت میں میرا قدم حق سے پھسل نہ جائے۔ دعا کے بعد مجھ میں ایک قوت آ گئی اور مَیں نے شرک کی مذمت اور اسلام کی خوبیوں اور خدا تعالیٰ کی وحدانیت پر تقریر کی۔ اور بتایا کہ مَیں کیوں مسلمان ہوا ہوں۔ اور مَیں نے اس کے بعد بتایا کہ اے میرے باپ میری جگہ دوزخ میں تم نہیں جاؤ گے اور نہ میں تمہاری جگہ جاؤں گا۔ یہ جو کچھ میں نے کیا ہے حق ہے ہر ایک شخص کو اپنا معاملہ آپ صاف کرنا ہوگا۔ میں دنیاوی معاملات میں آپ کا فرماں بردار ہوں مگر دین کے بارے میں آپ کی بات ماننے کے لئے تیار نہیں۔ میری تقریر سے ان کی نفرت میں اور زیادتی ہو گئی۔ اور میری حالت ایک قیدی کی مانند ہو گئی میں نے والدین سے اجازت چاہی کہ مَیں عشاء کے بعد باہر تھوڑی دیر کے لئے ٹھہروں۔ تو وہ مجھ کو اجازت نہیں دیتے اور رشتہ دار آتے ہیں اور مجھے اسلام چھوڑنے کے لئے کہتے ہیں کہ باپ کا کہنا مانو کہ باپ کا درجہ خدا کے درجہ سے بڑھا ہوا ہے اور ہر ایک کو مجھ سے حقارت بڑھ رہی ہے مگر میرا دل مطمئن ہے۔"

(خطبات محمود جلد اول۔ شائع کردہ فضلِ عمر فاؤنڈیشن ربوہ صفحہ ۶۰)

(مرسلہ: شیخ فضل احمد صابر کوٹ خادم علی شاہ نزد پرانا تھانہ صدر ساہیوال)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم میاں غلام احمد صاحب کی یاد میں

محترم میاں غلام احمد صاحب انصاف پکنی فیصل آباد والے اپنے رب کے حضور حاضر ہو گئے انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ اس مبارک وجود نے زندگی بھر اپنا تن من دھن خدا کے حضور وقف کئے رکھا ۔ اور بالآخر خود بھی اسی کے پاس چلے گئے ۔ جسے سب سے زیادہ چاہا تھا

ان سے واقفیت تو پہلے ہی تھی مگر صحیح طور پر ان سے ربط ۱۹۷۱ میں قائم ہوا جب میرے والد صاحب شیخ دوست محمد شمس مرحوم کی وفات ہوئی ۔ محترم میاں صاحب نے تمام انتظامات خود اس طرح کئے کہ گویا خود ان کا کوئی بزرگ فوت ہوا ہو ۔ ارض مقدس سے لایا ہوا آب زم زم اور صابن ہاصرار دیا ۔ صندوق خود اپنی نگرانی میں تیار کرایا ۔ اور باوجود پوری کوشش کے اس کی قیمت لینے سے انکار کیا ۔

۱۹۷۳ء کی وہ صبح مجھے کبھی نہیں بھولے گی علی الصبح مجھے آجگایا ۔ پیار سے حکم دیا کہ گاڑی نکالو حاجی آباد محلہ میں سیلاب آگیا ہے ۔ پتہ کریں کیا حال ہے ۔ وہاں پہنچے تو لوگوں کی پریشان حالی کے باعث فوراً مجھے ساتھ لے کر پانی میں کود گئے ۔ اور لوگوں کا سامان پانی سے نکالنے میں مدد کرنے لگے ۔ کام بہت تھا ۔ فوراً ہم لوگ واپس آئے ۔ خدام کو لیا ۔ ٹیوبوں وغیرہ کا بندوبست کیا ۔ اور انتہائی منظم طریقے سے لوگوں کی مدد کرنے کا کام شروع کر دیا ۔ شہاب ٹمبر سٹورز پر کیمپ بنا ۔ بے خانماں افراد کے کھانے کا بندوبست ۔ خدام کے آرام کا بندوبست ۔ فرسٹ ایڈ کا انتظام اور پھر یہ محسوس کرتے ہوئے کہ کام زیادہ ہے مرکز سے کشتیاں منگوانے کا انتظام ۔ ان تمام میں سب سے زیادہ ثواب انہی کے حصہ میں تھا ۔

اس کے بعد دو ماہ تو شاید وہ سوئے ہی نہیں ۔ کہیں کام کرنے والے خدام کے آرام کا بندوبست کر رہے ہیں ۔ کہیں ان کے ٹھکانے کا کبھی سیلاب زدہ افراد کے بچوں کے علاج کا بندوبست کر رہے ہیں ۔ اور کہیں ان کی پناہ کا ۔ اور روزانہ کئی دن دودھ تقسیم کرنا تو شاید ان کے فرائض میں داخل تھا ۔

۱۹۷۴ء کے غیر معمولی حالات میں ہم جیسے مصیبت زدوں کے لئے صبر اور استقامت کا نمونہ تھے ۔ نہ صرف خود صبر کیا بلکہ ہماری ہمت بڑھانے میں ان کا بڑا ہاتھ تھا ۔ مشکل حالات کا ڈٹ کر مقابلہ کرنے کا عزم مجھے تو انہوں نے سکھایا ۔ انہی دنوں ایک دوست اپنا کاروبار دوبارہ شروع کرنے کے لئے سرمایہ حاصل کرنے کی غرض سے بڑی مجبوری کی حالت میں اپنا مکان فروخت کرنے کا سودا کر بیٹھے ۔ میں نے انہیں بتایا تو بہت غصہ بھی چڑھا ۔ اور رنج بھی ہوا ۔ بعد میں علم ہوا کہ وہ مکان فروخت نہیں ہوا ۔ یہ کیسے ہوا ۔

اس کا علم مرحوم کی وفات کے روز انہی صاحب سے ہوا ۔ وہ کہہ رہے تھے ۔

" علی الصبح نماز کے بعد میاں صاحب آپہنچے سخت سست کہا ۔ پوچھا کہ مکان کس کے ہاتھ فروخت کیا ہے اور چلے گئے ۔ خریدار کے پاس گئے ۔ اسے کہا بیعانہ واپس لے لو ۔ خریدار بولا ۔ میں بیعانہ کے ساتھ سو فی صد ہرجانہ بھی لوں گا ۔ کہ یہ اصول ہے ۔ میاں صاحب نے کہا منظور ہے میں تم کو ہرجانہ بھی دوں گا ۔ مگر مکان فروخت نہ ہونے دوں گا ۔ خریدار پر اتنا اثر ہوا کہ اس نے بیعانہ واپس لے لیا نہ صرف یہ کہ ہرجانہ چھوڑ دیا ۔ بلکہ یہ علم ہونے پر کہ محض مجبوری کی بنا پر مکان بیچا جا رہا تھا ۔ اپنے پاس سے پانچ ہزار بطور قرض حسنہ کے دے دیئے "

یہ تھی ان کی غیرت احمدیت کے لئے ۔

ابتدائی زندگی زیادہ خوشحال نہ گزری ۔ مگر کبھی اس کو چھپایا نہ تھا ۔ خود بتایا کہ شروع میں فیصل آباد گھنٹہ گھر کے قریب پکوڑوں کی چھابڑی بھی لگائی ۔ اور برف بیچی ۔ مگر بعد میں ملک کے ممتاز آڑھتیوں میں شمار ہوا ۔ اس پر ہمیشہ خدا کا شکر ادا کیا ۔ اور اس چیز نے ان میں نخوت و تکبر کی بجائے انکساری ۔ عاجزی اور محبت کو فروغ دیا ۔ وہ حضور کے فرمان ۔

" محبت سب کے لئے
نفرت کسی سے نہیں "

کا عملی نمونہ تھے ۔ جود و سخا میں اپنی مثال آپ تھے ۔ روزانہ کئی من برف ان کے کارخانہ سے بسوں کے مسافروں کو پانی پلانے کے لئے جاتی ۔

احمدیت سے ان کی محبت فدائیت سے بھی بڑھ کر تھی ۔ جب بھی فارغ ہوتے پیٹ پر ہاتھ پھیرتے رہتے (یہ ان کی عادت تھی) اور اشعار حضرت اقدس یا کلام حضرت مصلح موعود بلند آواز سے پڑھتے رہتے ۔ سلسلہ کے لئے ہر مالی قربانی میں سب سے آگے ہوتے ۔ مجھے وہ واقعہ خوب یاد ہے ۔ جب صد سالہ جوبلی فنڈ کے لئے وعدہ جات لکھوائے جا رہے تھے نہ صرف فیصل آباد جماعت میں سب سے آگے رہے ۔ بلکہ اس موقع پر قربانی میں آگے بڑھنے کی بولی لگا دی جیسے کہ کوئی بہت ہی قدر و قیمت والی چیز نیلام ہو رہی تھی ۔ اور اس جذبے سے دوستوں کو بڑھ چڑھ کر حصہ لینے پر اکسایا ۔ کہ واقعی دین سے محبت کا حق ادا ہو گیا ۔ محض اولاد کی بہتر تربیت اور ان کو اچھا ماحول دینے کے لئے کاروبار بھی ربوہ میں کیا اور رہائش بھی منتقل کر لی ۔

جماعت کے بزرگوں سے انتہائی عقیدت تھی ۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا نام گرامی لیتے وقت آنسو آجاتے ۔

حضرت بانی جماعت احمدیہ ۔ ان کے نائبین اور حضرت امام جماعت ایدہ اللہ تعالیٰ سے محبت کا عالم فدائیت کی حد تک تھا ۔

محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر امیر جماعت احمدیہ فیصل آباد سے بہت عقیدت تھی ۔

خاکسار جب محترم شیخ صاحب کے ساتھ ہسپتال عیادت کے لئے گیا ۔ تو شیخ صاحب کا ہاتھ پکڑ لیا ۔ انتہائی نقاہت کے باوجود ان کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں پکڑے رکھا ۔ اور پھر سامنے منہ پر بار بار ملتے رہے اور روتے رہے "

؎ خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

سادہ زندگی اور بیاہ شادی

سیدنا حضرت مصلح موعود نے اکنافِ عالم میں تبلیغ حق کی ایک جامع سکیم تحریک جدید کے نام سے جماعت کے سامنے رکھی تو جماعت میں اس عظیم الشان جہاد کی اہلیت پیدا کرنے اور اسے قائم رکھنے کے لئے سب سے پہلا اور نہایت اہم مطالبہ سادہ زندگی بسر کرنے کا بیان فرمایا ۔ بظاہر سادہ زندگی کی کوئی تعریف بیان نہیں کی جا سکتی اور اس کی غیر معین تعریف کے پیش نظر بظاہر یوں معلوم ہوتا ہے کہ اس کے اصل مخاطب امراء اور اغنیاء ہی ہیں کیونکہ غربا تو پہلے ہی سادہ زندگی کا مرقع ہوتے ہیں ۔ لیکن اگر بنظر غور دیکھا جائے تو اس مطالبہ کے امیر اور غریب ہیں یکساں مخاطب ہیں اور ہر طبقہ اپنی وسعت کے مطابق اس میں قابل قدر حصہ لے سکتا ہے ۔

یہ تو نہیں کہا جا سکتا کہ بیٹیاں صرف امیروں کے ہاں ہوتی ہیں غریبوں کے ہاں نہیں ہوتیں ۔ اور شادیاں بھی اکثر کفو میں ہی ہوتی ہیں اگر بیٹیوں کے معاملہ میں ناجائز مطالبات کا رواج ختم کر دیا جائے تو جماعت ایک بہت بڑے مالی ضیاع سے محفوظ رہ سکتی ہے ۔ چنانچہ بیٹیوں والے خواہ امیر ہوں یا غریب اپنے محبوب امام حضرت فضل عمر کی یہ ہدایات پیش نظر رکھا کریں تو ہم خرما و ہم ثواب والا معاملہ ہو گا ۔

حضور نے فرمایا :۔

" میں نے دیکھا ہے کہ اب تک یہ مرض چلا جا رہا ہے کہ لڑکی والے پوچھتے ہیں کہ زیور کیا دو گے اور ایسا کہتے ہوئے انہیں شرم نہیں آتی ۔ کوئی شخص اپنی طرف سے جس قدر چاہے دے ۔ لیکن لڑکی والوں کی طرف سے ایسی بات کا کہنا لڑکی فروخت کرنے کے مترادف ہے "

(کتاب انیس مطالبات)

اللہ تعالیٰ نے لڑکوں کی تقسیم بھی ہر دو طبقوں میں کی ہوتی ہے ۔ امیروں کے ہاں بھی لڑکے ہوتے ہیں اور غریبوں کے ہاں بھی ۔ جس طرح لڑکی والے ناواجب مطالبات کر کے تحریک جدید کے اہم ترین مطالبہ سادہ زندگی کو پس پشت ڈالنے کا باعث ہو سکتے ہیں اسی طرح لڑکے والے بھی سادہ زندگی کی روح کے منافی راہ اختیار کر سکتے ہیں ۔ لڑکے والوں کی طرف سے عموماً دو باتوں میں نمائش اور جھوٹی عزت کے خیال سے بے جا اصراف سے کام لیا جاتا ہے ایک مہر اور دوسرے ولیمہ ۔ چنانچہ سردست صرف انہی دو امور کے بارے میں حضرت مصلح موعود کے ارشادات ہدیہ قارئین کئے جاتے ہیں ۔

مہر

فرمایا ۔

اسلام اس قسم کی نمائش کو جو دھوکہ کا موجب ہو جائز نہیں رکھتا ۔ پس جو لوگ دوسروں کو دکھانے کے لئے بڑے بڑے مہر باندھتے ہیں اور ادا نہیں کرتے وہ گنہگار ہیں اور جو حیثیت سے کم باندھتے ہیں وہ بھی گنہگار ہیں صحابہ کے طرز عمل سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ پہلے ہی ادا کر دیتے تھے ۔ پس ایسا ہی کرنا چاہیئے "

پھر فرمایا :۔

" میں نے مہر کی تعیین چھ ماہ سے ایک سال تک کی آمدنی کی کی ہے یعنی مجھ سے اگر کوئی مہر کے متعلق مشورہ کرے تو میں یہ مشورہ دیتا ہوں کہ اپنی چھ ماہ سے ایک سال تک کی آمد بطور مہر مقرر کر دو "

(کتاب انیس مطالبات)

ولیمہ

فرمایا ۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بڑے سے بڑا ولیمہ بھی اتنا ہوا ہو گا جتنے ہمارے ہاں چھوٹے سے چھوٹے ہوتے ہیں حالانکہ ولیمہ پر دس پندرہ دوستوں کو بلا لینا کافی ہوتا ہے ۔ یا جیسا کہ سنت ہے ایک بکرا ذبح کیا شوربا بنایا اور خاندان کے لوگوں میں بانٹ دیا " (کتاب انیس مطالبات)

آج ان ارشادات پر اگرچہ کم و بیش سینتالیس سال کا عرصہ گزر چکا ہے لیکن یہ آج بھی دل و جان سے ویسے ہی اپنانے کے لائق ہیں جیسا کہ ان ارشادات کے اولین مخاطبین نے اپنایا اور وہ تبلیغ دین کی جڑوں کو مضبوط کر گئے ۔ اب جبکہ ہم ایسے مقام پر پہنچ چکے ہیں جہاں سے پیچھے ہٹنا ہمارے لئے ممکن نہیں رہا ۔ پہلے سے زیادہ ان اصولوں کو اپنانے کی ضرورت ہے ۔ تاکہ ہماری تقریبات بیاہ شادی نہ صرف دو متعلقہ خاندانوں کے لئے آبادی و شادمانی کا پیغام لے آئیں ۔ بلکہ ساری جماعت کو ایک نبیان مرصوص بنا دیں اور متوقع غلبہ دین حق کا دن ہماری زندگی میں ہی رونما ہو جائے ۔

(قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مقابلہ مقالہ نویسی برائے لجنہ!

عنوان! سیرت وسوانح حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضؓ

شرائط:-

۱- حجم مقالہ ۸ تا ۱۰ ہزار الفاظ

۲- مقالہ خوشخط ہو اور کاغذ کے ایک طرف لکھا ہو۔

۳- مقالہ کی تیاری کے لیے جو کتب زیر مطالعہ رہی ہوں ان کی فہرست مقالہ کے آغاز یا آخر میں درج ہو۔

۴- مقالہ میں اگر کوئی اقتباس درج کرنا چاہیں تو اس کا مکمل حوالہ درج کریں یعنی نام کتاب مصنف اور صفحہ نمبر وغیرہ۔

۵- مقالہ مرکز میں پہنچنے کی آخری تاریخ یکم ستمبر ۱۹۸۲ء ہے۔

۶- اوّل دوم اور سوم آنے والی ممبرات کو بالترتیب -/۳۰۰، -/۲۰۰ اور -/۱۰۰ روپے کے نقد انعام دیئے جائیں گے۔

۷- صدر کی تصدیق ہو کہ یہ اس نے خود لکھا ہے۔

۸- اس مقالہ پر اجتماع کے موقع پر انٹرویو بھی لیا جائیگا۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

دُعائے مغفرت

● میرے والد محترم چوہدری غلام حسین صاحب بھٹی ملتانی ۲- اور ۳ مارچ کی درمیانی شب اچانک وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! مرحوم بالکل تندرست تھے کوئی تکلیف نہیں تھی۔ ۲ مارچ کی شب ایک خط لکھ کر سو گئے لیکن صبح بیدار نہ ہو سکے نیند کی حالت میں ہی اللہ کو پیارے ہو گئے۔

مرحوم کی اولاد میں ہم دو بھائی اور ۵ بہنیں ہیں تمام بہنیں شادی شدہ ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقام عطا فرمائے اور ہم سب کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور ہمارا خود حافظ و ناصر اور کفیل ہو۔ آمین!

(منیر احمد بھٹی ملتانی۔ فیکٹری ایریا ربوہ)

● میرے شفیق والد محترم آغا محمد عبداللہ خان صاحب ۲۸ فروری ۱۹۸۲ء کو بوقت ۹ بجے اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین!

(آغا نسیم احمد خان۔ عمار یاسر سوسائٹی۔ ملیر کراچی ۲۳)

انعامی مقابلہ مضمون نویسی

امسال مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے اطفال و ناصرات کے لئے مقابلہ مضمون نویسی کا عنوان "سیرت حضرت علی رضؓ" مقرر کیا گیا ہے۔ اوّل، دوم اور سوم آنے والے مضامین پر -/۲۰۰، -/۱۵۰، اور -/۱۰۰ نقد انعامات مقرر ہے۔

شرائط درج ذیل ہیں۔

- پتہ اور حوالہ جات مکمل اور صاف صاف درج ہونے چاہئیں۔
- مضمون دو ہزار الفاظ سے اڑھائی ہزار الفاظ پر مشتمل ہونا چاہئے۔
- مضمون ۳۱ جولائی سے قبل ناظم صاحب اطفال اور سیکرٹری صاحبہ ناصرات کی تصدیق سے مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچ جانے چاہئیں۔ (سیکرٹری اشاعت مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

ضروری اعلان

"بعض دوست ربوہ کے قبرستان ۱ و قبرستان ۲ میں اپنے عزیزوں کی قبروں پر کتبے لگانے کے لیے آتے ہیں۔ بعض کتبات کی عبارت کے الفاظ ناموزوں ہوتے ہیں۔ لہٰذا آئندہ کے لیے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ قبروں پر کتبے لگانے سے پہلے کتبہ کی عبارت کی منظوری خاکسار (صدر عمومی) سے حاصل کر کے کتبہ تیار کرایا کریں۔ بغیر پیشگی منظوری کوئی کتبہ نصب کرنے کی اجازت نہیں ہو گی۔" (صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

درخواستِ دُعا

● میرے ایک عزیز مرید احمد جو چوہدری عطاء اللہ صاحب ہیڈ ماسٹر کے بیٹے ہیں عرصہ تین برس سے جرمن میں مقیم ہیں ان کے ایک کان کا آپریشن گزشتہ برس ہوا تھا اور اب اس ماہ دوسرے کان کا آپریشن ہے۔ آپریشن سے پہلے اور آپریشن کے بعد ہر دو مراحل کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہوں۔ (ناصرہ عطیہ دارالرحمت شرقی ب ربوہ)

● خاکسار آج کل بعض پریشانیوں اور مشکلات میں مبتلا ہے۔ جس کی وجہ سے اکثر اوقات طبیعت ناساز رہتی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری مشکلات اور پریشانیوں کو دور کرے اور میرے حالات کو سازگار بنائے۔ آمین۔ (مبشر احمد حوالدار کلرک کمبائنڈ ملٹری ہسپتال لاہور کینٹ)

● میری خوش دامن عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں اب کچھ بیماری میں آفاقہ ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل صحت عطا فرمائے اور انکا سایہ ہمارے سروں پر تاحیات قائم رکھے آمین

(سید مبشر حسین خوش نویس الفضل ربوہ)

● مکرم سید مسعود احمد شاہد صاحب کی والدہ صاحبہ مسماۃ اشرف بی بی صاحبہ بعارضہ بلڈ پریشر وغیرہ مدت سے بیمار ہیں۔

۲- میری والدہ مسماۃ امیر بیگم صاحبہ بعارضہ غیر متوازن دماغ بیمار ہے

۳- میری اہلیہ مسماۃ نیار بیگم چھاتی پر گلٹی نکلنے سے بیمار ہے اور بہت پریشان ہے۔ ہر سہ مریضوں کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(القوا ابو المبارک احمد علی خان احمد معلم اصلاح وارشاد موضع ڈھل گھمیڑ ڈاکخانہ ڈھل ککا تحصیل کھاریاں ضلع گجرات)

خریداران مصباح کیلئے ضروری اعلان

مصباح کا حضرت سیدہ منصورہ بیگم باتصویر نمبر شائع ہو گیا ہے یہ نمبر جو کہ ماہ فروری اور مارچ کے پرچے پر مشتمل ہے ۹ مارچ کو سپرد ڈاک کر دیا گیا ہے اگر کسی خریدار کو پرچہ نہ ملے تو وہ ایک ہفتہ کے اندر اطلاع دیں۔ جن خریداروں کو بذریعہ خط چندہ ختم ہونے کی اطلاع مل چکی ہے ان میں سے بعض کو وی پی بھجوائے جا رہے ہیں وی پی ضرور وصول کر لئے جائیں۔ دیگر خریداران بھی جلد سے جلد چندہ بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ وی پی فارم حاصل کرنے اور آپ تک پہنچانے میں ہمیں بعض مشکلات درپیش ہیں جن کی وجہ سے وی پی بھجوانے میں تاخیر ہو جاتی ہے اور خریداران وی پی وصول کرنے کی تاریخ سے اپنا چندہ اگلے سال کا سمجھ لیتے ہیں حالانکہ وہ چند ماہ پہلے کے خریدار ہوتے ہیں اس کی اطلاع بھی انہیں دی جا چکی ہوتی ہے۔

چندہ مصباح اب -/۲۰ روپے سالانہ ہے ہر قسم کا چندہ سیدہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے نام آنا چاہئیے۔ (مدیرہ ماہنامہ "مصباح" ربوہ)

فیصلہ مجلس مشاورت ۱۹۶۱ء

جامعہ احمدیہ میں طلباء کی تعداد بڑھانے کے لئے مجلس مشاورت ۱۹۶۱ء کا فیصلہ ہے کہ:-

"ہر ضلع کی جماعت ۲۵۰ چندہ دہندگان پر کم از کم ایک میٹرک پاس طالب علم جامعہ احمدیہ میں برائے تعلیم بھجوائے۔"

امراء صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ براہ مہربانی آپ اپنے حلقہ سے ایسے احمدی نوجوانوں کو جو میٹرک کا امتحان دے رہے ہیں۔ ابھی سے وقف زندگی اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی تحریک فرمائیں اور مجلس مشاورت کے فیصلہ کے مطابق اپنے حلقہ سے زیادہ سے زیادہ طلباء کو جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے بھجوانے کی کوشش فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی کوششوں میں برکت ڈالے آمین!

(وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ)

اپنے اموال کی حفاظت کیجئے

مشکوٰۃ شریف میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس پر زکوٰۃ واجب ہو مگر ادا نہ کی جائے تو وہ دوسرے مال کو بھی تباہ و برباد کر دیگا۔

صاحب نصاب بھائیوں بہنوں کو چاہیئے کہ اپنے مالوں پر زکوٰۃ ادا کر کے ان کو ضائع ہونے سے بچائیں۔ (ناظر بیت المال آمد ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست وصولی چندہ تعمیر مساجد ۱۶ تا ۳۱ اکتوبر ۸۱ء

۱۔ مکرم شیخ محمد بشیر صاحب آزاد منڈی مرید کے ضلع شیخوپورہ	۵۰ - -
۲۔ " امیر صاحب جماعت احمدیہ جھنگ صدر منجانب محترمہ امۃ القیوم صاحبہ	۵۰ - -
۳۔ بذریعہ مکرم صدر صاحب دارالرحمت شرقی از مکرم ڈاکٹر نصیر احمد صاحب آپٹیکل سروس	۶۰ - -
۴۔ مکرم مخدوم الطاف احمد صاحب سیکرٹری مال میانی ضلع سرگودھا	۵۵ - -
۵۔ " سید بشیر احمد صاحب ربوہ	۵۰ - -
۶۔ " ادریس بیگ صاحب بذریعہ مکرم شریف احمد صاحب سنوری لطیف آباد حیدرآباد	۵۰ - -
۷۔ " عبدالمومن صاحب ابن مکرم عبدالسلام صاحب دارالصدر جنوبی ربوہ	۵۰ - -
۸۔ " میاں غلام احمد صاحب دارالصدر جنوبی ربوہ	۱۰۰ - -
۹۔ " حکیم میاں قمرالدین صاحب کوٹری سندھ	۲۰۰ - -
۱۰۔ بذریعہ چوہدری مبشر احمد صاحب گوندل سیکرٹری تحریک جدید کوٹری سندھ	۶۰ - -
۱۱۔ " " " " "	۱۵۰ - -
۱۲۔ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ منجانب لجنہ نوشہرہ کوٹ گوندل ضلع جیکب آباد	۹۳ - -
۱۳۔ محترمہ مہراں بی بی صاحبہ اہلیہ محمد الدین صاحب چک ۵۵ ضلع بہاولنگر	۱۰۰ - -
۱۴۔ " بشیراں بی بی صاحبہ بذریعہ محمد افضل صاحب پیرو چک ضلع سیالکوٹ	۵۰ - -
۱۵۔ مکرم غلام مرتضیٰ صاحب " محمد شفیع صاحب بکھو بھٹی "	۱۰۰ - -
۱۶۔ " مسعود احمد صاحب سیکرٹری مال جیکب آباد	۵۰ - -
۱۷۔ لجنہ اماء اللہ چک سکندر ضلع گجرات	۱۰۰ - -
۱۸۔ مکرم نذر محمد خان صاحب ۱۸ مارکیٹ روڈ نواب شاہ	۵۰ - -
۱۹۔ " انور ندیم علوی صاحب قائد ضلع " "	۵۰ - -
۲۰۔ محترمہ والدہ محمد اشرف صاحب وینس چک ۳۷ پنڈت والا ضلع شیخوپورہ	۵۰ - -
۲۱۔ مکرم سید خالد احمد صاحب دارالصدر شرقی ربوہ	۱۷۳ - -
۲۲۔ محترمہ سیکرٹری مال صاحبہ لجنہ مقامی	۱۰۰ - -
۲۳۔ مکرم چوہدری غلام احمد صاحب کاہلوں ۱۱/۳ دارالصدر غربی ربوہ بذریعہ چوہدری منیر احمد صاحب احمد نگر تھرپارکر	۱۰۰۰ - -
۲۴۔ " چوہدری عبدالغفور صاحب سیکرٹری مال جھنگ صدر	۵۵ - -
۲۵۔ " منظور احمد صاحب جماعت احمدیہ پگا نوالہ ضلع گجرات	۵۰ - -
۲۶۔ " سیکرٹری مال جماعت احمدیہ فیصل آباد	۴۰۷ - -
۲۷۔ " فیروز دین صاحب سیکرٹری مال چک ۱۱/۷.B ضلع وہاڑی	۱۰۰ - -

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

تربیتی جلسہ

۲۶ فروری ۸۲ء کو بوقت ۹½ بجے صبح جماعت احمدیہ سکھر کے زیر اہتمام ایک تربیتی جلسہ زیر صدارت محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح وارشاد منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے درس قرآن کریم دیا۔ مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف نے درس حدیث دیا۔ مکرم مولوی نذیر احمد صاحب ریحان مربی سلسلہ نے کشتی نوح سے حضرت اقدس کی تعلیم پڑھ کر سنائی اس کے بعد محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے "سیرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم۔ مکی دور" کے موضوع پر اور مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف نے "سیرت حضرت اقدس" پر تقریر فرمائی۔

دوسرا اجلاس نماز جمعہ کے بعد زیر صدارت محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب منعقد ہوا۔ قرآن کریم کی تلاوت اور نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف مکرم مولوی نذیر احمد صاحب ریحان مربی سلسلہ اور محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے علی الترتیب مندرجہ ذیل عناوین پر تقاریر فرمائیں۔

قبولیت دعا کے اصول۔ خلافت کی اہمیت وبرکات۔ بیرون ممالک میں جماعت احمدیہ کی مساعی

اجتماعی دعا پر یہ بابرکت تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ اس تربیتی جلسہ میں جماعت احمدیہ سکھر کے احباب کے علاوہ جماعتہائے احمدیہ روہڑی۔ پنو عاقل۔ گوٹھ محمد علی۔ دیہہ جانب آباد۔ پاک سعودی۔ میرپور متھیلو۔ گوٹھ عنایت اللہ۔ اباڑو۔ شکارپور۔ جیکب آباد کے احباب کے علاوہ کراچی کے متعدد احباب بھی شریک ہوئے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے بہتر سے بہتر نتائج پیدا فرمائے۔

(سیکرٹری اصلاح وارشاد جماعت احمدیہ سکھر)

اعلان دارالقضاء

مکرم ظفر کریم اعوان صاحب ۳/۲ محلہ دارالبرکات ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم چوہدری عبدالکریم صاحب وفات پا گئے ہیں۔ قطعات ۳/۲ واقع محلہ دارالبرکات ربوہ رقبہ ایک کنال ۱۴/۱۷ واقع محلہ دارالعلوم غربی ربوہ رقبہ ۱۰ مرلہ ۵ مربعہ فٹ مرحوم کے نام الاٹ ہیں۔ میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل وارثان بھی ہیں جنہیں کوئی اعتراض نہیں ہے کہ قطعات مذکورہ بالا میرے علاوہ میرے بھائی شوکت کریم اعوان صاحب کے نام مشترکہ بحصہ مساوی منتقل کر دئے جائیں۔

۱۔ نصرت بیگم صاحبہ ۲۔ مسرت کریم صاحبہ ۳۔ صادق کریم صاحبہ ۴۔ فرحت کریم صاحبہ

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو پندرہ دن کے اندر اندر اطلاع دی جاوے

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

اعلانِ نکاح

مکرم ڈاکٹر راشد احمد صاحب (ولد چوہدری صادق احمد) کا نکاح انیسہ شاہدہ صاحبہ (بنت ڈاکٹر محمد یونس صاحب) سے پندرہ ہزار ۱۵۰۰۰/- روپے حق مہر پر مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ میرپور خاص مکرم مولوی محمد طارق صاحب نے ۱۵ ۳/۱۹۸۲ بروز جمعۃ المبارک کو پڑھا۔ مکرم ڈاکٹر راشد احمد صاحب چوہدری مولا بخش صاحب مرحوم کے پوتے اور مکرمہ انیسہ شاہدہ صاحبہ مکرم شیخ عنایت اللہ صاحب (آف ٹنڈو الٰہ یار) کی نواسی ہیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دینی و دنیاوی ترقیات سے نوازے اور دونوں خاندانوں میں محبت اور پیار کا باعث بنائے۔ آمین۔ (منور احمد نیشنل آٹوز نمائندہ الفضل نواب شاہ)

ولادت

عاکسار کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۲۴ فروری کو پہلی بچی عطا فرمائی ہے۔ یہ بچی مکرم جناب صوبیدار محمد عبدالصمد صاحب مرحوم کی پوتی اور محترم عبدالواحد صاحب مرحوم صدر حلقہ دھرم پورہ لاہور کی پڑپوتی ہے اسی طرح محترم جناب عطاء الرحمٰن صاحب قریشی آف کوئٹہ کی نواسی اور محترم محمد عثمان صاحب مرحوم کی پڑنواسی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچی کا نام "عطیۃ الودود" تجویز فرمایا ہے۔

قارئین الفضل کی خدمت میں درخواست ہے کہ بچی کے نیک۔ صالح۔ خادم دین ہونے اور درازی عمر کیلئے دعا فرما کر ممنون فرماویں۔ (محمد عبدالستار لیکچرار اسسٹنٹ تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

بقیہ: حضرت عمر فاروق رضؓ

حضرت سعد بن ابی وقاص گورنر کوفہ کی نگرانی اور آپ رضؓ کے حکم سے تیار ہوئی مگر اس کو تیار کروانے والے حضرت سعد بن عمر تھے۔ چنانچہ دونوں سعدوں کی وجہ سے یہ نہر سعد کہلاتی رہی۔ تفصیل کیلئے دیکھیں علامہ شبلی نعمانی کی کتاب الفاروق صفحہ ۱۸۶-۱۸۷ جہاں حضرت عمر فاروق رضؓ کے زمانہ کے صیغہ پبلک ورکس کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔

بازیافتہ کپڑا

۲۶ فروری کو ریلوے پھاٹک سے مسجد اقصیٰ کی طرف جاتے ہوئے مجھے کچھ زنانہ کپڑا (کھاٹی کا سوا) ملا ہے جس کسی کا ہو نشانی بتا کر مجھ سے حاصل کر لے۔

(محمود احمد۔ مہرالدین اینڈ سنز اقصیٰ روڈ ربوہ)

انشاء اللہ تعالیٰ

حضرت حکیم نظام جان

کے فرزند اور جانشین

حکیم عبدالحمید صاحب اعوان

مشہور دواخانہ

چوک قلعہ کالروالہ ضلع سیالکوٹ

میں ۱۵ اور ۱۶ مارچ ۱۹۸۲ء کو مطب میں حاضر ہوں گے

مینیجر: مشہور دواخانہ چوک قلعہ کالروالہ ضلع سیالکوٹ

ہر قسم کا سامانِ سائنس واجبی نرخوں پر خریدنے کے لیے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور

فون ۶۴۵۰۰

گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیے!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علمی نشست

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ایک سال سے صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ کی خصوصی سرپرستی سے علمی مجالس منعقد کر رہی ہے جس میں احباب بڑے ذوق و شوق اور دلچسپی سے حصہ لے رہے ہیں۔ گزشتہ سال سے مندرجہ ذیل احباب ان مجالس میں تشریف لا کر خیالات کا اظہار کر چکے ہیں (جزاھم اللہ احسن الجزاء)

(۱) مکرم نذیر خالد صاحب انفارمیشن آفیسر — "حضرت خواجہ غلام فرید کی شاعری"
(۲) مکرم بشیر احمد خان صاحب رفیق — "پوپ آف روم اور وٹیکن"
(۳) " مسعود احمد خان صاحب — "تاریخ یورپ کا اجمالی جائزہ"
(۴) " میجر عبدالحمید صاحب — "تبلیغی واقعات"
(۵) " یوسف سہیل صاحب شوق — "صحافت"
(۶) " صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب — "مرزا غالب"
(۷) " صوفی بشارت الرحمٰن صاحب — "تلاوت کلام پاک میں بعض عام غلطیاں"
(۸) " ڈاکٹر ناصر احمد صاحب پرویز پروازی — "سیر وافی الارض"
(۹) " مسعود احمد خان صاحب دہلوی — "امریکہ کا مشہور شہر سان فرانسسکو"

دو گزارشات

(۱) اس نشست میں دلچسپی رکھنے والے احباب اگر شامل ہونا چاہتے ہوں (جن کی خدمت میں پہلے سے شمولیت کی درخواست ابھی تک نہیں ہوئی) اگر اپنی دلچسپی سے مطلع کر دیں تو انشاء اللہ تعالیٰ انھیں بھی نشستوں کے انعقاد کی اطلاع ہوتی رہے گی۔

(۲) اگر کوئی علم دوست صاحب جو علمی نشست کی مجلس میں اپنے خیالات کا اظہار فرما سکیں ان کے اسماء سے اطلاع دینا بھی ہمارے لئے مفید ہوگا۔

آئندہ نشست

انشاء اللہ العزیز ۱۸ مارچ "محترم قاضی محمد اسلم صاحب (مرحوم) کی یاد میں" ان کی بھرپور زندگی اور خدمات کا جائزہ لینے کے لئے منعقد ہوگی۔ احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

(مہتمم اصلاح وارشاد۔ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

جماعت احمدیہ کی ترسٹھ (۶۳) ویں مجلس مشاورت

جملہ امراء اضلاع کی خدمت میں ضروری گزارش

امسال جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت انشاء اللہ تعالیٰ مورخہ ۲۶-۲۷-۲۸ مارچ ۱۹۸۲ء (امان ۱۳۶۱ ہش) بروز جمعہ ہفتہ۔ اتوار ربوہ میں منعقد ہوگی۔

نمائندگان شوریٰ کے اسماء گرامی ۱۵ مارچ (امان) تک پہنچ جانے چاہئیں۔ امراء صاحبان اس بات کا اہتمام فرمائیں کہ نمائندگان کا انتخاب جماعتوں کے اجلاس عام میں ہو اور حسب قواعد ہو۔ نمائندگان اسلامی شعار کے پابند اور باریش ہوں۔ حضور ایدہ اللہ کے ارشاد (فرمودہ مجلس مشاورت ۱۹۷۶ء) کے مطابق "ایک چوتھائی نمائندگی تیس سال سے کم عمر والوں کی ہونی چاہیئے۔"

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

بی۔ اے / بی ایس سی فری کوچنگ کلاس

حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے عظیم تعلیمی منصوبہ کی روشنی میں خدام الاحمدیہ گذشتہ سالوں کی طرح امسال بھی بی۔ اے / بی ایس سی کی فری کوچنگ کلاس کا اہتمام کر رہی ہے۔ یہ کلاس انشاء اللہ ۱۶ مارچ سے ایوان محمود میں شروع ہو جائے گی۔ انگریزی کے علاوہ فزکس اور اکنامکس کے مضامین کی تدریس کا انتظام ہوگا۔ طلباء اپنے اسماء ناظم صاحب امور طلباء کو ۱۵ مارچ تک لکھوا دیں۔

(مہتمم امور طلباء)

دعائے مغفرت

خاکسار کا نوجوان بیٹا عزیزم بشارت احمد کارکن مسجد اقصیٰ مورخہ ۱۹/۱/۸۲ کو ایک حادثہ میں اچانک وفات پا گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم اپنی ڈیوٹی سے فراغت کے بعد اپنی بھینس کیلئے چارہ لینے جا رہا تھا کہ حاجی ناصر عباس آف جمن عباس کے ٹریکٹر کی زد میں آکر وفات پا گیا۔ مرحوم بہت سیدھا سادا اور فرمانبردار بیٹا تھا ہر چھوٹے بڑے سے احترام سے پیش آتا تھا۔ عزیزم کی اچانک وفات ہم بوڑھے والدین کے لئے بہت صدمہ کا موجب ہوئی ہے۔ اسی طرح خاندان کے دوسرے افراد کو بھی شدید صدمہ سے دوچار ہونا پڑا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ہم پسماندگان کیلئے دعا فرمادیں تا اللہ تعالیٰ ہمیں صبر کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

اگلے روز مورخہ ۲۰/۱/۸۲ کو صبح مرحوم کا جنازہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں محترم صوفی غلام محمد صاحب ناظر بیت المال (خرچ) نے پڑھایا۔ جس میں کارکنان صدر انجمن کے علاوہ دوسرے احباب بھی کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت عزیزم کو عام قبرستان نمبر ۱ میں دفن کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی اور تعزیت کا پیغام بھجوایا جس سے ہمارے زخمی دلوں کو ڈھارس ہوئی۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

قبر تیار ہونے پر مکرم صوفی خدا بخش صاحب عبد زیروی نے دعا کروائی۔ احباب جماعت سے مرحوم کی مغفرت اور جنت الفردوس میں بلندئ درجات کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ نیز دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

(چوہدری محمد شریف سابق مؤذن مسجد مبارک آف گھنوکے حال ۱۷/۲ ذرالبرکات ربوہ)

شکریہ احباب

میرے والد محترم سید عبدالرزاق شاہ صاحب ابن حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب کی اچانک وفات پر بہت سے احباب کرام کی طرف سے مجھے اور میرے دوسرے بھائی اور بہنوں کو تعزیتی خطوط اور تار موصول ہوئے چونکہ فرداً فرداً سب کو جواب دینا ممکن نہیں اس لئے ان سطور کے ذریعے میں ان تمام احباب کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جنہوں نے اس عظیم صدمہ میں ہم سے تعزیت کی اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔ آمین ثم آمین۔

(سید عبدالستار شاہ ۱۰۸-اے بلاک ۱۳ سی گلشن اقبال کراچی)

ولادت

عزیزم عبدالمجید انور کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچے کا نام ازراہ شفقت عبدالصبور انور تجویز فرمایا ہے نومولود چوہدری نور محمد صاحب مرحوم چک نمبر ۹۶ صریح کا پوتا ہے اور محمد عالم صاحب آف سرگودھا کا نواسہ ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ زچہ و بچہ کو خیر و عافیت سے رکھے

(وسیم احمد چیمہ مربی سلسلہ احمدیہ جڑانوالہ)

نون ٹریڈرز
نون گلاس کمپنی
مین بازار سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا
ہمارے ہاں پاکستان چپ بورڈ کا چپ بورڈ فارمیکا
ہارڈ بورڈ اور فوم ہر قسم اور
عمارتی شیشہ، شیٹ گلاس حسن ابدال کا بنا ہوا
ارزاں نرخوں پر دستیاب ہے

ضروری گزارش
الفضل میں مختلف پراپرٹی ڈیلروں کے اشتہارات چھپتے رہتے ہیں۔ اس سلسلہ میں جملہ قارئین الفضل کی خدمت میں بطور اطلاع گزارش ہے کہ وہ صرف اسی پر اکتفا نہ کر لیا کریں کہ الفضل میں فلاں اشتہار چھپا ہے۔ بلکہ سودا کرتے وقت پوری سوجھ بوجھ اور جانچ پڑتال کے بعد قانونی طور پر پوری تسلی کر لیا کریں تا کہ بعد میں کوئی قباحت رونما نہ ہو۔
(ناظر امور عامہ ربوہ)

آپکے کاروبار کی ترقی کے لئے الفضل میں اشتہار دینا ایک مفید ذریعہ ہے!

کوٹھی برائے فروخت
ایک دو منزلہ کوٹھی واقع آفیسرز کالونی لاہور رقبہ ۲ کنال سوا چھ مرلہ۔ سوئی گیس۔ ٹیلیفون۔ پانی موجود ہے۔ پتہ ذیل پر رابطہ کریں۔
محمد ضیاء الحق ۱۰۰-جے کیولری گراؤنڈ لاہور چھاؤنی۔ فون ۳۷۱۳۰۴

سرگودھا میں اللہ کے فضل سے احمدی بھائیوں کی اپنی فوٹو اسٹیٹ مشین
عرفان فوٹو سٹیٹ
منیر کچہری سرگودھا پروپرائٹر: عبدالشکور شاکر